بسم اللہ الرحمن الرحیم
جاء الحق
حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
نعیمی کتب خانہ گجرات
ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور
وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا
وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر
بول بالا ہے ترا ذکر ہے اُونچا تیرا

الحمدللہ کہ کتاب لاجواب نافع شیخ وشاب مفید عاقل موقظ غافل

مسمّٰی بہ

جَاءَ الحق وزہق الباطل

المعروف

فیصلہ مسائل

(جلد اوّل)

اضافات جدیدہ وضمیمہ عجیبہ کے ساتھ

جس میں موجودہ زمانہ کے عام مختلف فیہ مسائل کا نہایت محققانہ مدلّل فیصلہ کردیا گیا ہے

مُصنّفہ

حضرت حکیم الامت مولٰنا المفتی الحاج احمد یار خاں صاحب اوجھانوی بدایونی مدظلہ
سرپرست مدرسہ غوثیہ گجرات پاکستان

باھتمام
محمد اقتدار خاں عرف مصطفٰے میاں

ناشر: مفتی اقتدار احمد خان مالک نعیمی کتب خانہ گجرات

الدِّیْنِیَّةِ وَالدُّنْیَوِیَّةِ وَعَلَّمَ اَسْمَآءَ الْمَلٰٓئِکَةِ وَاَسْمَاءَ ذُرِّیَّتِهٖ وَاَسْمَآءَ الْحَیْوَانَاتِ وَالْجَمَادَاتِ وَصَنْعَةَ کُلِّ شَیْءٍ وَاَسْمَاءَ الْمُدُنِ وَالْقُرٰی وَاَسْمَاءَ الطَّیْرِ وَالشَّجَرِ وَمَا یَکُوْنُ وَاَسْمَآءَ کُلِّ شَیْءٍ یَخْلُقُهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَاَسْمَآءَ الْمَطْعُوْمَاتِ وَالْمَشْرُوْبَاتِ وَکُلِّ نَعِیْمٍ فِی الْجَنَّةِ وَاَسْمَآءَ کُلِّ شَیْءٍ وَفِی الْخَبَرِ عَلَّمَهٗ سَبْعَ مِائَةِ اَلْفِ لُغَاتٍ۔

میں دینی و دنیاوی نفع ہیں وہ بتائے اور انکو فرشتوں کے نام انکی اولاد اور حیوانات اور جمادات کے نام بتائے اور ہر چیز کا بنانا بتایا تمام شہروں اور گاؤں کے نام پرندوں اور درختوں کے نام جو ہو چکا یا جو کچھ بھی ہوگا ان کے نام اور جو قیامت تک پیدا فرمائیگا ان کے نام اور کھانے پینے کی چیزوں کے نام جنت کی ہر نعمت غرضیکہ ہر چیز کے نام بتادیئے حدیث میں ہے کہ حضرت آدم کو سات لاکھ زبانیں سکھائی گئیں۔

ان تفسیروں سے اتنا معلوم ہوا ما کان اور ما یکون کے سارے علوم حضرت آدم علیہ السلام کو دیئے گئے زبانیں چیزوں کے نفع و ضرر بنانے کے طریقے۔ آلات کا استعمال سب دکھادیئے۔ لیکن اب میرے آقا و مولےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کو تو دیکھو۔ حق یہ ہے کہ یہ علم آدم میرے آقا کے علم کے دریا کا ایک قطرہ یا میدان کا ایک ذرہ ہیں۔

شیخ ابن عربی فتوحات مکیہ باب ۶ میں فرماتے ہیں۔

اَوَّلُ نَائِبٍ کَانَ لَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَخَلِیْفَتُهٗ اٰدَمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ

حضور علیہ السلام کے پہلے خلیفہ اور نائب آدم علیہ السلام ہیں۔

معلوم ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام حضور علیہ السلام کے خلیفہ ہیں۔ خلیفہ اس کو کہتے ہیں جو اصل کی غیر موجودگی میں اس کی جگہ کام کرے۔ حضور علیہ السلام کی پیدائش پاک سے قبل سارے انبیاء حضور علیہ السلام کے نائب تھے یہ مولوی قاسم صاحب نے بھی تحذیر الناس میں لکھا ہے۔ جیسا کہ ہم بیان کریں گے خلیفہ کے علم کا یہ حال ہے۔

نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض میں ہے۔

اِنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ عُرِضَتْ عَلَیْهِ الْخَلَائِقُ مِنْ لَّدُنْ اٰدَمَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَةِ فَعَرَفَهُمْ کُلَّهُمْ کَمَا عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّهَا۔

حضور علیہ السلام پر ساری مخلوقات از حضرت آدم تا روز قیامت پیش کی گئیں پس ان سب کو پہچان لیا جیسے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سب نام سکھائے

تفسیر روح البیان میں اسی آیت کے ماتحت ہے۔

يحتمل ان تكون الهاء كناية عنه عليه السلام يعني هو شاهد على احوال هم يعلم ما بين ايديهم من سيرهم و معاملاتهم و قصصهم و ما خلفهم من امور الاخرة و احوال اهل الجنة و النار و هم لا يعلمون شيئا من معلوماته الا بما شاء من معلوماته علم الاولياء من علم الانبياء بمنزلة قطرة من سبعة ابحر و علم الانبياء من علم نبينا عليه السلام بهذه المنزلة و علم نبينا من علم الحق سبحانه بهذه المنزلة فكل رسول و نبي و ولي اخذون بقدر القابلية و الاستعداد مما لديه و ليس لاحد ان يتعداه او يتقدم عليه

احتمال یہ بھی ہے کہ اس ضمیر سے حضور علیہ السلام مراد ہوں یعنی حضور علیہ السلام لوگوں کے حالات کو مشاہدہ فرمانے والے ہیں اور ان کے سامنے کے حالات جانتے ہیں انکے اخلاق انکے معاملات اور انکے قصے وغیرہ اور انکے پیچھے کے حالات بھی جانتے ہیں آخرت کے احوال جنتی، دوزخی لوگوں کے حالات اور وہ لوگ حضور علیہ السلام کے معلومات میں سے کچھ بھی نہیں جانتے مگر اسی قدر جتنا کہ حضور چاہیں اولیاء اللہ کا علم علم انبیاء کے سامنے ایسا ہے جیسے ایک قطرہ سات سمندروں کے سامنے اور انبیاء کا علم حضور علیہ السلام کے علم کے سامنے اسی درجہ کا ہے اور ہمارے حضور علیہ السلام کا علم رب العلمین کے سامنے اسی درجہ کا۔ پس ہر نبی اور ہر رسول اور ہر ولی اپنی اپنی استعداد اور قابلیت کے موافق حضور سے ہی لیتے ہیں اور کسی کو یہ ممکن نہیں کہ حضور علیہ السلام سے آگے بڑھ جائے۔

تفسیر خازن میں اسی آیت کے ماتحت ہے۔

يعني ان يطلعهم عليه و هم الانبياء و الرسل و ليكون ما يطلعهم عليه من علم غيبه دليلا على نبوتهم كما قال الله تعالى فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول

یعنی خدا تعالیٰ انکو اپنے علم پر اطلاع دیتا ہے اور وہ انبیاء و رسول ہیں تاکہ ان کا علم غیب پر مطلع ہونا انکی نبوت کی دلیل ہو جیسے رب نے فرمایا ہے کہ پس نہیں ظاہر فرماتا اپنے غیب خاص پر کسی کو سوائے اس رسول کے جس سے رب راضی ہے۔

تفسیر معالم التنزیل میں اسی آیت کے ماتحت ہے۔

يعني لا يحيطون بشيء من علم الغيب الا بما شاء مما اخبر به الرسل

یعنی یہ لوگ علم غیب کو نہیں گھیر سکتے مگر جس قدر کہ خدا چاہے جس کی خبر رسولوں نے دی۔

اس آیت اوران تفاسیر سے اتنا معلوم ہؤا کہ اس آیت میں یا تو خدا کا علم مراد ہے کہ خدا کا علم کسی کو حاصل نہیں ہاں جس کو رب ہی دینا چاہے تو اس کو علم غیب حاصل ہوتا ہے اور رب نے تو انبیاء کو دیا اور انبیاء کے ذریعہ سے بعض مومنین کو دیا۔ لہذا ان کو بھی بہ عطائے الٰہی علم غیب حاصل ہوا۔ کتنا دیا اس کا ذکر آئندہ آوے گا۔

یا یہ مراد ہے کہ حضور علیہ السلام کے علم کو کوئی نہیں پا سکتا۔ مگر جس کو حضور علیہ السلام ہی دینا چاہیں تو عطا فرما دیں۔ لہذا از حضرت آدم تا روز قیامت جس کو جس قدر علم ملا۔ وہ حضور علیہ السلام کے علم کے دریا کا قطرہ ہے اس میں حضرت آدم اور فرشتوں وغیرہ کا علم بھی شامل ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کے علم کی وسعت ہم عَلَّمَ اٰدَمَ کی آیت کے تحت بیان کر چکے ہیں۔

۵، مَا کَانَ اللّٰهُ لِیُطۡلِعَکُمۡ عَلَی الۡغَیۡبِ وَ لٰکِنَّ اللّٰهَ یَجۡتَبِیۡ مِنۡ رُّسُلِهٖ مَنۡ یَّشَآءُ۔

اور اللہ کی شان یہ نہیں ہے کہ اے عام لوگو تم کو غیب کا علم دے۔ ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہے۔

تفسیر بیضاوی میں اس آیت کے ماتحت ہے۔

وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُؤۡتِیَ اَحَدَکُمۡ عِلۡمَ الۡغَیۡبِ فَیَطَّلِعُ عَلٰی مَا فِی الۡقُلُوۡبِ مِنۡ کُفۡرٍ وَّاِیۡمَانٍ وَّلٰکِنَّ اللّٰهَ یَجۡتَبِیۡ لِرِسَالَتِهٖ مَنۡ یَّشَآءُ فَیُوۡحِیَ اللّٰهُ وَیُخۡبِرَهٗ بِبَعۡضِ الۡمُغَیَّبَاتِ اَوۡ یَنۡصِبُ لَهٗ مَا یَدُلُّ عَلَیۡهِ۔

خدا تعالیٰ تم میں سے کسی کو علم غیب نہیں دیتے کا کہ مطلع کرے اس کفر و ایمان پر جو کہ دلوں میں ہوتا ہے لیکن اللہ اپنی پیغمبری کیلئے جسکو چاہتا ہے چن لیتا ہے پس اسکی طرف وحی فرماتا ہے اور بعض غیوب کی انکو خبر دیتا ہے یا اُن کیلئے ایسے دلائل قائم فرماتا ہے جو غیب پر راہبری کریں

تفسیر خازن میں ہے۔

لٰکِنَّ اللّٰهَ یَصۡطَفِیۡ وَیَخۡتَارُ مِنۡ رُّسُلِهٖ مَنۡ یَّشَآءُ فَیُطۡلِعُهٗ عَلٰی بَعۡضِ عِلۡمِ الۡغَیۡبِ

لیکن اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے پس انکو خبر دار کرتا ہے بعض علم غیب پر

تفسیر کبیر میں اسی آیت کے ماتحت ہے۔

فَاَمَّا مَعۡرِفَةُ ذٰلِكَ عَلٰی سَبِیۡلِ الۡاِعۡلَامِ مِنَ الۡغَیۡبِ فَهُوَ مِنۡ خَوَاصِّ الۡاَنۡبِیَآءِ (جمل) الۡمَعۡنٰی لٰکِنَّ اللّٰهَ یَجۡتَبِیۡ اَنۡ یَّصۡطَفِیَ مِنۡ

لیکن ان باتوں کا بطریق غیب پر مطلع ہونیکے جان لینا یہ انبیاء کرام کی خصوصیت ہے۔ (جمل) معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ اپنے رسولوں میں سے جسکو چاہتا